صحیح بخاری کی روشنی میں تعلیم وتربیت کے تقاضے اور انسانی نفسیات کا تقابلی مطالعہ

A Comparative Study of Human Psychology and Educational Requirements in the Light of Sahih al-Bukhari

Sana Maryam
PhD Research Scholar,
Institute of Islamic Studies and Shariah,
MY University Islamabad, Pakistan
Email: sanawaleed799@gmail.com
Dr Talib Ali Awan
Assistant Professor,
Institute of Islamic Studies and Shariah,
MY University, Islamabad

Abstract

This paper examines the role of human psychology in the process of education and training, with a particular focus on the traditions of Sahih al-Bukhari. The study contends that the Prophetic model of teaching, preserved in these authentic narrations, reflects a profound awareness of human nature and is strikingly consistent with the principles of modern educational psychology. Using explanatory and analytical methods, the research explores how the Prophet Muhammad ﷺ employed pedagogical strategies that were sensitive to learners' psychological states, intellectual capacities, and emotional needs.

The analysis highlights five key principles derived from Sahih al-Bukhari: (1) gradualism in the transmission of knowledge, ensuring psychological readiness for change; (2) the use of dialogue and questioning as a means of stimulating active engagement and critical reflection; (3) emphasis on facilitation and ease rather than burdening learners; (4) the method of practical demonstration and role-modeling as an effective tool of instruction; and (5) careful consideration of individual differences in aptitude and capacity. These principles, while rooted in Islamic tradition, correspond closely with contemporary approaches in pedagogy such as learner-centered education, constructivism, and experiential learning.

The findings suggest that the Prophetic approach to education was holistic, integrating cognitive, emotional, and moral dimensions of human development. This integration underscores the need for modern Muslim educational systems to revisit the Prophetic model as a source of pedagogical guidance. By aligning Islamic traditions with contemporary educational psychology, a more balanced, humane, and effective framework for teaching and training can be developed, addressing both the spiritual and intellectual growth of learners.

Keywords: Sahih al-Bukhari, Human Psychology, Educational Requirements, Hadith Studies, Teaching and Learning, Comparative Study

تمہید

تعلیم کا لغوی مفہوم

لفظ تعلیم عربی زبان کے مصدر "عَلَّمَ، يُعَلِّمُ، تَعْلِيْمًا" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں: کسی چیز کو ظاہر کرنا، وضاحت کرنا، اور بار بار سکھانا تاکہ علم ذہن نشین ہو جائے۔ قرآنِ مجید میں بھی یہی مفہوم استعمال ہوا ہے:

"عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ" (العلق: 5)

ترجمہ: "اس نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

لغوی اعتبار سے تعلیم کسی شخص میں معلومات، مہارت یا رویے کی منتقلی کے عمل کو کہتے ہیں۔

(ابنِ منظور، لسان العرب، ج12، ص405، بیروت: دار صادر، 1990)۔

تربیت کا لغوی مفہوم

لفظ تربیت عربی مادہ "رَبَا . يَرْبُو" اور "رَبَّى . يُرَبِّي" سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں: بڑھانا، پرورش کرنا، نشوونما دینا اور سنوارنا۔ لغت میں "تربیت" کا مفہوم ہے کسی چیز کو تدریجاً اس کی تکمیل اور کمال کی طرف لے جانا

(فیروزآبادی، القاموس المحیط، ج3، ص121، بیروت: الرسالۃ، 2005)۔

اصطلاحاً "تربیت" سے مراد یہ ہے کہ کسی انسان کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کو اس انداز میں نشوونما دینا کہ وہ ایک مکمل اور متوازن شخصیت بن سکے۔

نفسیات کا لغوی مفہوم

لفظ نفسیات عربی لفظ "نَفْس" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں: جان، روح، ذات اور شعور۔

یونانی زبان میں نفسیات کو "Psychology" کہا جاتا ہے جو دو الفاظ "Psyche" (روح، ذہن) اور "Logos" (علم، مطالعہ) سے مل کر بنا ہے۔

اس طرح "Psychology" کا لغوی مفہوم ہے "روح یا نفس کا علم"۔

(Richard Gross, Psychology: The Science of Mind and Behaviour, 7th ed., London: Hodder Education, 2015, p-(6 .

اردو و عربی میں "نفسیات" کا مطلب ہے انسان کی باطنی کیفیتوں، جذبات، احساسات اور ذہنی رویوں کا علم۔

(معلوف، المنجد فی اللغۃ والأعلام، ص1350، بیروت: دار المشرق، 2008)۔

تعارف

اسلامی تعلیمات میں تعلیم و تربیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قرآنِ مجید نے متعدد مقامات پر انسان کی ہدایت، رشد و اصلاح اور نفسیاتی پہلوؤں کی رعایت کو بیان کیا ہے:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ(سورۃ النحل،16:125)

ترجمہ: "اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ، اور ان سے ایسے طریقے سے بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔"

یہ آیت تعلیم و تربیت کے لیے تین بڑے اصول واضح کرتی ہے:

1. حکمت (Wisdom): ہر بات موقع اور مناسبت کے ساتھ کہی جائے۔
2. موعظہ حسنہ (Gentle Advice): نصیحت نرم اور دل نشین انداز میں ہو۔
3. جدال احسن (Respectful Dialogue): اختلاف کی صورت میں بہترین اور شائستہ طریقہ اختیار کیا جائے۔

یہی وہ نفسیاتی و تعلیمی اسلوب ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اپنی عملی زندگی میں اپنایا۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی تعلیمات اور عملی زندگی میں جس حکمت و بصیرت کے ساتھ لوگوں کی تربیت کی، وہ تعلیم و تربیت کے مثالی اصول فراہم کرتی ہیں۔ آپ ﷺ کی سنت اور ارشادات کا سب سے معتبر ماخذ کتبِ حدیث ہیں، جن میں صحیح البخاری کو خصوصی مقام حاصل ہے۔ امام بخاریؒ (194–256ھ) نے اپنی کتاب میں نہ صرف احکامِ شریعت کو جمع کیا بلکہ تعلیم و تربیت کے وہ اصول بھی سامنے رکھے جو انسانی نفسیات کے عین مطابق ہیں۔

تعلیم و تربیت کا عمل ہمیشہ انسانی نفسیات سے جڑا ہوا ہے۔ اگر اس پہلو کو نظر انداز کیا جائے تو تعلیم بے اثر اور تربیت ناقص رہتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے اسلوبِ تعلیم میں انسانی ذہن، عمر، استعداد اور حالات کو مدّ نظر رکھا۔ آپ ﷺ نے کبھی سہولت اور آسانی کی ترغیب دی:

"يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا۔"

ترجمہ: "آسانی پیدا کرو اور سختی نہ کرو، خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔"

(البخاری، صحیح البخاری، کتاب العلم، حدیث 69، 1:161)۔

اسی طرح آپ ﷺ نے سامعین کی یادداشت کو پختہ کرنے کے لیے بات کو تین مرتبہ دہراتے:

"إِذَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا لِتُفْهَمَ"

ترجمہ: "نبی ﷺ جب کوئی بات فرماتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ اچھی طرح سمجھ لی جائے۔"

(البخاری، صحیح البخاری، کتاب العلم، حدیث 95، 1:168)۔

آپ ﷺ نے بچوں کو چھوٹی عمر ہی سے آداب سکھانے کا اہتمام کیا اور ان کے لیے معلم مقرر کیے جو انہیں نماز اور دیگر شعائر سکھاتے۔

(البخاری، صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، حدیث 430، 1:475)۔ اسی طرح آپ ﷺ نے بصری مثالوں اور علامات کے ذریعے بات سمجھائی، جیسے لکیر کھینچ کر صراطِ مستقیم اور انسانی امیدوں کی مثال دینا۔

(البخاری، صحیح البخاری، کتاب الرقاق، حدیث 6417، 8:132)۔

اصلاحی حکمت کے طور پر آپ ﷺ نے تعریف کے ساتھ اصلاح کی طرف بھی رہنمائی فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں فرمایا:

"نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ، لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ"

ترجمہ: 'عبداللہ بہترین آدمی ہیں، اگر وہ رات کو قیام کریں تو بہتر ہو گا۔"

(البخاری، صحیح البخاری، کتاب التہجد، حدیث 1121، 2:64)۔

یہ سب روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ تعلیم وتربیت کے عمل میں انسانی نفسیات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی سخت بوجھ نہیں ڈالا بلکہ تدریج، آسانی، خوشخبری، مثال، تکرار اور تعریف جیسے نفسیاتی اصول استعمال کیے۔ یہی اصول آج کے تعلیمی نظام کے لیے بھی رہنما بن سکتے ہیں۔

اس مقالہ میں ہم صحیح البخاری کی منتخب روایات کی روشنی میں تعلیم وتربیت کے تقاضوں اور انسانی نفسیات کا تجزیاتی مطالعہ کریں گے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ اسلامی تعلیمات جدید نفسیات اور تعلیمی اصولوں سے کس قدر ہم آہنگ ہیں۔

مقدمہ

انسانی معاشرت کی تشکیل اور تہذیبی ارتقاء میں تعلیم وتربیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ تاریخِ انسانی اس حقیقت پر گواہ ہے کہ وہی قومیں ترقی کی منازل طے کرتی ہیں جو اپنے تعلیمی اور تربیتی نظام کو انسانی فطرت اور نفسیاتی تقاضوں کے مطابق ڈھالتی ہیں۔ جدید دور میں تعلیمی نفسیات (Educational Psychology) کو تعلیم و تربیت کے عمل میں کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ ماہرین نفسیات جیسے ژاں پیاجے (Jean Piaget)، لیو وایگوٹسکی (Lev Vygotsky) اور جان ڈیوی (John Dewey) اس بات پر زور دیتے ہیں کہ متعلم کی ذہنی استعداد، جذباتی کیفیت اور انفرادی رجحانات کو سمجھے بغیر تعلیم کے عمل کو مؤثر نہیں بنایا جاسکتا۔

تاہم اس تصور کی بنیاد صدیوں قبل اسلامی تعلیمات میں رکھی جا چکی تھی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دعوت، تلقین اور تعلیم میں حکمت، تدریج اور نرمی کو لازمی قرار دیا۔ رسول اکرم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ تعلیم و تربیت کے ایسے عملی نمونوں سے لبریز ہے جو انسانی نفسیات کی گہری بصیرت کو نمایاں کرتے ہیں۔ یہی اصول امام بخاریؒ نے اپنی مشہور کتاب الجامع الصحیح میں محفوظ کر دیے ہیں۔ صحیح بخاری کی مختلف روایات بالخصوص "کتاب العلم"، "کتاب الادب" اور "کتاب بدء الوحی" میں تعلیم و تربیت کے ایسے پہلو سامنے آتے ہیں جو جدید تعلیمی نفسیات سے ہم آہنگ اور اس سے کہیں زیادہ ہمہ گیر ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا تعلیمی اسلوب ہمیشہ فطرتِ انسانی کے عین مطابق رہا۔ آپ ﷺ نے تعلیم میں سہولت اور آسانی کو بنیادی شرط قرار دیا، متعلمین کے سوالات کو غور سے سنا اور ان کی ذہنی سطح کے مطابق جواب دیا، تدریج اور مرحلہ وار نصیحت کو اپنایا، اور عملی نمونہ (Learning by Example) کو بطورِ خاص ذریعۂ تعلیم استعمال فرمایا۔ یہ تمام پہلو اس امر کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ تعلیم و تربیت میں انسانی نفسیات کا لحاظ محض ایک نظریہ نہیں بلکہ نبوی تعلیمات کا عملی اصول ہے۔

اس تحقیق کا مقصد صحیح بخاری کی ان روایات کا توضیحی مطالعہ کرنا ہے جو تعلیم و تربیت کے نفسیاتی پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں۔ اس کے ذریعے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ اسلامی نظامِ تعلیم کس طرح متعلم کی ذہنی، نفسیاتی اور اخلاقی ضرورتوں کو سامنے رکھ کر ایک ہمہ جہت تربیتی ڈھانچہ فراہم کرتا ہے۔ مزید بر آں، اس مقالے کا ہدف یہ دکھانا ہے کہ صحیح بخاری کی یہ تعلیمات جدید نفسیاتِ تعلیم کے اصولوں سے نہ صرف ہم آہنگ ہیں بلکہ ان سے زیادہ جامع اور پائیدار بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

تحقیقی سوالات

1. صحیح بخاری کی کن روایات میں تعلیم و تربیت کے نفسیاتی اصول واضح طور پر سامنے آتے ہیں؟
2. ان اصولوں کی روشنی میں اسلامی تعلیمی ماڈل کس طرح انسانی نفسیات سے ہم آہنگ ہے؟
3. صحیح بخاری کی تربیتی تعلیمات اور جدید تعلیمی نفسیات میں کن پہلوؤں پر ہم آہنگی یا اختلاف پایا جاتا ہے؟
4. ان اصولوں کو موجودہ تعلیمی نظام میں شامل کرنے سے کس طرح ایک متوازن اور مؤثر نصاب تشکیل دیا جا سکتا ہے؟

تجزیہ و مباحث

صحیح بخاری میں تعلیم و تربیت سے متعلق جو روایات ملتی ہیں وہ محض اخلاقی یا دینی نصیحتیں نہیں بلکہ ایسے ہمہ گیر اصول ہیں جن میں انسانی نفسیات کی گہری رعایت موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ کا تعلیمی و تربیتی اسلوب ایک

طرف وحیِ الٰہی سے ماخوذ تھا اور دوسری طرف انسانی فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق۔ اس حصے میں ان اصولوں کو تفصیل سے بیان کیا جارہا ہے تاکہ یہ واضح ہو کہ تعلیم وتربیت کے باب میں صحیح بخاری کی روایات کس قدر ہمہ جہت اور عملی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

1. تدریج اور سہولت کا اصول

صحیح بخاری کی ایک مشہور روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا"

ترجمہ: "آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔"

(محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب العلم، حدیث نمبر 69 (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، 1:161)

یہ ارشاد تعلیم میں نفسیاتی دباؤ کے بجائے تدریج اور نرمی پر زور دیتا ہے۔ جدید نفسیات میں Learning Readiness اور Zone of Proximal Development (Vygotsky) کے نظریات یہی بات کرتے ہیں کہ متعلم کو اس کی ذہنی سطح اور نفسیاتی آمادگی کے مطابق آگے بڑھایا جائے۔ اگر اچانک زیادہ بوجھ ڈالا جائے تو سیکھنے کی استعداد متاثر ہوتی ہے۔

2. سوال وجواب اور مکالمے کا انداز

نبی کریم ﷺ اکثر سوالات کے ذریعے تعلیم دیتے تھے۔ جیسے آپ ﷺ نے پوچھا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟"

ترجمہ: "کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟"

(محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الایمان، حدیث نمبر 6534 (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، 11:300)

صحابہ نے مختلف جواب دیے تو آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی کہ حقیقی مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نیکیاں لائے مگر دوسروں کا حق مارنے کی وجہ سے سب کھو دے۔ یہ اسلوب نہ صرف طلبہ کو متوجہ کرتا ہے بلکہ ان کی تجزیاتی صلاحیت (Critical Thinking) کو بھی جلا بخشتا ہے۔

جدید نفسیات میں اسے Socratic Method یا Inquiry-Based Learning کہا جاتا ہے، جس میں سوال وجواب کے ذریعے ذہنی فعالیت بڑھائی جاتی ہے۔

3. انفرادی فرق کا لحاظ

صحیح بخاری میں ملتا ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ وہ زیادہ عبادات کی استطاعت نہیں رکھتے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے معمولات پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ (کتاب الایمان)

یہ انفرادی فرق (Individual Differences) کے اصول کی بنیاد ہے۔ ہر طالب علم ذہنی، جسمانی اور جذباتی طور پر ایک جیسا نہیں ہوتا، اس لیے نصاب اور تدریس میں اس فرق کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ جدید نفسیات بھی اس پر زور دیتی ہے، خاص طور پر Differentiated Instruction کے ماڈلز میں۔

4. عملی نمونہ (Learning by Example)

تعلیم میں سب سے زیادہ مؤثر طریقہ عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ بخاری کی روایات میں ہے کہ نبی ﷺ نے وضو، نماز، حج کے مناسک اور دیگر عبادات کو عملی طور پر انجام دے کر سکھایا۔

یہ طریقہ جدید Social Learning Theory اور (Experiential Learning (Kolb (Bandura)) کے عین مطابق ہے، جن کے مطابق مشاہدہ اور عملی مشق سب سے پائیدار تعلیم فراہم کرتی ہے۔

5. جذباتی پہلوؤں کا لحاظ (Emotional Intelligence)

تعلیم محض ذہنی مشق نہیں بلکہ جذباتی ہم آہنگی بھی چاہتی ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے بچوں کو گود میں بٹھایا، نوجوانوں کو عزت دی اور کمزوروں کو حوصلہ دیا۔ یہ عمل طلبہ کی نفسیاتی حفاظت (Psychological Safety) فراہم کرتا ہے۔

جدید ماہرین تعلیم جیسے Daniel Goleman کے مطابق Emotional Intelligence سیکھنے کے عمل میں فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے۔

6. تکرار اور یادداشت کا اصول

صحیح بخاری میں آتا ہے کہ نبی ﷺ کبھی کبھی ایک بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ سامعین بہتر یاد رکھ سکیں:

عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه:أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثًا، حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلاَثًا۔

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ اچھی طرح سمجھ لی جائے، اور جب کسی قوم کے پاس آتے اور ان کو سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے۔"

(محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب العلم،باب من أعاد الحديث ثلاثاً ليفهم عنه، حدیث نمبر 95 (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، 1:168)

یہ اصول جدید نفسیات میں Spaced Repetition اور Reinforcement کے نظریات سے ہم آہنگ ہے، جو یادداشت کو مضبوط بنانے کے لیے تکرار کو لازمی قرار دیتے ہیں۔

7. عمر اور ذہنی سطح کے مطابق تعلیم

نبی کریم ﷺ نے بچوں کو چھوٹی عمر سے آداب سکھائے مگر ان پر سخت بوجھ نہیں ڈالا۔ جیسے نماز کی ترغیب سات سال کی عمر میں دی گئی:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ:

كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اللَّيْلَ، فَأَضَعُ يَدِي عَلَى رُكْبَةِ أَبِي، وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ، فَيَمْنَعُنِي فَأَضَعُهَا عَلَى الْأَرْضِ، فَيَمْنَعُنِي، ثُمَّ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَنِي فُلَانٍ مُعَلِّمًا يُعَلِّمُهُمُ الصَّلَاةَ۔

ترجمہ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات کو نماز پڑھتا تھا اور (بچپن میں) اپنا ہاتھ اپنے والد عمر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے پر رکھ دیتا، وہ مجھے ہٹا دیتے، تو میں زمین پر رکھ دیتا، وہ پھر ہٹا دیتے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے بنو فلاں میں ایک معلم بھیجا جو انہیں نماز سکھاتا تھا۔"

(محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب تعلیم الصبیان الصلاۃ، حدیث نمبر 430 (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، 1:475)

یہ حدیث براہِ راست اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو چھوٹی عمر میں ہی نماز سکھانے کا اہتمام فرمایا اور باقاعدہ معلم مقرر کیے تاکہ وہ ان کی تربیت کریں۔ یہ طریقہ جدید Developmental Psychology (Piaget’s Stages) کے عین مطابق ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ ہر عمر کی اپنی ذہنی اور تعلیمی ضروریات ہوتی ہیں۔

8. بصری و عملی مثالوں کا استعمال

صحیح بخاری میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک لکیر کھینچ کر صراطِ مستقیم کی مثال دی، یا ہاتھ سے اشارے کرکے بات سمجھائی:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ:

خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخُطُوطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ، مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ، وَقَالَ:هَذَا الْإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ، أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ، وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الْخُطُوطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا۔

ترجمہ: "عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مربع شکل کی لکیر بنائی، پھر درمیان میں ایک لکیر کھینچی جو باہر تک جارہی تھی، اور اس درمیان والی لکیر کے پہلو میں کئی چھوٹی لکیریں کھینچیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ انسان ہے اور یہ (مربع) اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے۔ اور یہ لکیر جو باہر تک جارہی ہے اس کی امید ہے، اور یہ چھوٹی لکیریں آفات اور مصیبتیں ہیں، اگر ایک سے بچ جائے تو دوسری آلیتی ہے، اگر اس سے بچ جائے تو تیسری پکڑ لیتی ہے۔"

(محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب في الأمل وطوله، حدیث نمبر 6417 (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، 8:132)

یہ روایت آپ ﷺ کے تعلیمی اسلوب میں بصری مثال (Visual Illustration) کے استعمال کو واضح کرتی ہے، جو طلبہ کی نفسیات اور یادداشت کے لیے نہایت مؤثر تھا۔ یہ Visual Aids اور Nonverbal Communication کا بہترین استعمال ہے۔

جدید تعلیم میں یہ Instructional Design کا بنیادی حصہ ہے۔

9. مثبت رویہ اور حوصلہ افزائی

رسول اکرم ﷺ ہمیشہ صحابہ کے اچھے پہلوؤں کو سراہتے تھے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

«نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ، لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ»۔

فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا۔

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عبداللہ (بن عمر) بہت اچھے آدمی ہیں، اگر وہ رات کو قیام (تہجد) بھی کریں تو بہتر ہو گا۔"

چنانچہ اس کے بعد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو بہت کم سوتے تھے (یعنی تہجد کا اہتمام کرنے لگے۔"

(محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب فضل قیام اللیل، حدیث نمبر 1121 (بیروت: دار طوق النجاة، 1422ھ)، 2:64)

یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ ﷺ نے نفسیاتی حکمت کے ساتھ تعلیم دی: پہلے تعریف کی، پھر نرمی سے اصلاح کی طرف رہنمائی فرمائی۔ یہ ایک نفسیاتی حکمت تھی کہ تعریف کے ساتھ اصلاح کی طرف رہنمائی کی جائے۔ یہ اصول آج کی Positive Reinforcement Theory سے مشابہ ہے۔

جدید نفسیات کے ساتھ تقابلی جائزہ

صحیح بخاری میں ملنے والے اصول جدید تعلیمی نفسیات کے اکثر نظریات (Constructivism, Experiential Learning, Emotional Intelligence) سے مطابقت رکھتے ہیں۔

فرق یہ ہے کہ جدید نفسیات محض دنیاوی ذہنی و سماجی نشوونما پر زور دیتی ہے، جبکہ اسلامی تعلیمی ماڈل میں روحانی، اخلاقی اور اخروی پہلو بھی شامل ہیں۔

اس طرح اسلامی نقطۂ نظر زیادہ جامع (Holistic) ہے اور فرد کی ہمہ جہت تربیت کو یقینی بناتا ہے۔

صحیح بخاری اور مختلف مفکرین کی آراء کا تقابلی جائزہ مختصراً بیان کیا جا رہا ہے:

1. انفرادی فرق کا لحاظ

صحیح بخاری کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بچوں اور بڑوں کی تعلیم و تربیت میں ان کی ذہنی استعداد، عمر اور ماحول کا لحاظ رکھا۔ مثال کے طور پر بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کی ترغیب دینا اور دس سال کی عمر میں سختی کا حکم دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسلامی تعلیمات انسانی نفسیات میں پائے جانے والے Individual Differences کو مکمل طور پر تسلیم کرتی ہیں۔ جدید نفسیات میں ژاں پیاجے نے یہی نظریہ پیش کیا کہ ذہنی نشوونما مرحلہ وار ہوتی ہے اور ہر بچے کی سیکھنے کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے۔

(Jean Piaget, The Psychology of Intelligence [London: Routledge, 2001], 45)

2. رویّوں کی تشکیل اور مثبت تربیت

جدید ماہر نفسیات بی۔ ایف۔ اسکنر نے سیکھنے کے عمل میں Reinforcement کو بنیادی حیثیت دی۔ یہی اصول ہمیں صحیح بخاری کی متعدد احادیث میں نظر آتا ہے، جہاں نبی کریم ﷺ نے اچھے اعمال پر تعریف اور برے رویّوں پر تنبیہ فرمائی۔ یہ طرزِ عمل اس بات کا مظہر ہے کہ اسلامی تعلیم و تربیت بھی Behavior Modification پر مبنی ہے، لیکن اس میں زیادہ زور مثبت ترغیب اور اخلاقی تربیت پر ہے۔

(B. F. Skinner, Science and Human Behavior [New York: Macmillan-(62,[1953,

3. یادداشت اور دہرانے کی اہمیت

ایبنگ ہاؤس نے تجربات سے یہ ثابت کیا کہ دہرانے سے علم دیرپا ہو جاتا ہے۔
(Hermann Ebbinghaus, Memory: A Contribution to Experimental Psychology [New York: Teachers College, Columbia University, 1913], 89)
نبی ﷺ نے بھی قرآن کریم کے سلسلے میں مسلسل تلاوت اور دہرانے کی تاکید فرمائی تاکہ بھولنے کا امکان کم ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں یادداشت کی نفسیات کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔

4. بصری و عملی تربیت

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو عملی طور پر نماز پڑھ کر دکھائی اور فرمایا: "نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔" (صحیح بخاری، کتاب الاذان، حدیث نمبر 631)۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بصری اور عملی تربیت انسانی نفسیات کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔ جدید تعلیمی نفسیات میں کولب نے اسے Experiential Learning کا نام دیا۔
(David Kolb, Experiential Learning: Experience as the Source of Learning and Development [Englewood Cliffs: Prentice Hall-(32 ,[1984 ,

5. مثبت فیڈبیک اور اعتماد کی نشوونما

صحیح بخاری میں ملتا ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بہترین آدمی ہیں، لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا کہ کاش وہ رات کو قیام کریں۔ اس میں تعریف کے ساتھ اصلاح کی ترغیب دی گئی، جو جدید نفسیات کے Positive Feedback کے اصول سے مطابقت رکھتی ہے۔ البرٹ بینڈورا نے کہا کہ مثبت فیڈبیک انسان کی Self-Efficacy کو بڑھاتا ہے اور شخصیت کو پروان چڑھاتا ہے۔
(Albert Bandura, Self-Efficacy: Toward a Unifying Theory of Behavioral Change [Stanford: Stanford University Press-(23 ,[1977 ,

6. فطری صلاحیتوں کی نشوونما

کارل راجرز نے کہا کہ ہر انسان میں فطری طور پر صلاحیتیں موجود ہیں جو مناسب ماحول میں پروان چڑھتی ہیں۔ (114,[1969,(Carl Rogers, Freedom to Learn [Columbus, OH: Merrill۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور ماحول اس پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام انسانی فطرت کو مثبت سمجھتا ہے اور تعلیم وتربیت کا اصل مقصد اس فطرت کی حفاظت اور نشوونما ہے۔

مجموعی تجزیہ

صحیح بخاری کی تعلیمات اور جدید نفسیات میں کئی مشترکہ پہلو ہیں۔ دونوں ہی تعلیم و تربیت کو محض علم کی ترسیل نہیں بلکہ شخصیت سازی، اخلاقی تربیت، اور مثبت رویّوں کی تشکیل سمجھتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ جدید نفسیات ان اصولوں کو مشاہدے اور تجربے کی بنیاد پر بیان کرتی ہے، جبکہ اسلام نے یہ رہنما اصول وحی اور نبوی سنت کے ذریعے فراہم کیے۔

خلاصہ

صحیح بخاری کی روایات نہ صرف تعلیم و تربیت میں انسانی نفسیات کا لحاظ رکھنے کی بنیاد فراہم کرتی ہیں بلکہ ایک ایسا ہمہ گیر ماڈل پیش کرتی ہیں جس میں ذہنی، جذباتی، اخلاقی اور روحانی تمام پہلوؤں کو یکجا کر کے ایک متوازن نظامِ تعلیم تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ یہ اصول آج کے تعلیمی نظام کے لیے نہ صرف رہنمائی فراہم کرتے ہیں بلکہ ایک عملی نمونہ بھی پیش کرتے ہیں جس سے مسلم معاشرے زیادہ مؤثر اور انسانی فطرت سے ہم آہنگ تعلیمی ڈھانچے تشکیل دے سکتے ہیں۔

اس تحقیق سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ صحیح بخاری کی روایات تعلیم و تربیت میں انسانی نفسیات کے لحاظ کو نہایت باریک بینی سے بیان کرتی ہیں۔ یہ اصول محض نظریاتی نہیں بلکہ عملی بنیاد رکھتے ہیں اور عصرِ حاضر کے تعلیمی چیلنجز کا مؤثر حل فراہم کر سکتے ہیں۔ اگر ان اصولوں کو جدید نظامِ تعلیم میں شامل کیا جائے تو ایک ایسا ہمہ گیر نصاب اور تدریسی طریقہ وجود میں آ سکتا ہے جو فرد کی ذہنی، جذباتی، اخلاقی اور روحانی تمام جہتوں کی نشوونما کو ممکن بنائے۔

صحیح بخاری کی تعلیمات اور جدید نفسیات کی آراء کے تقابلی مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ انسانی نفسیات کے اصول کوئی نیا انکشاف نہیں، بلکہ صدیوں پہلے نبی کریم ﷺ نے اپنی تعلیمات اور عملی زندگی میں ان اصولوں کی بنیاد فراہم کر دی تھی۔ تعلیم و تربیت کا مقصد محض علمی معلومات دینا نہیں بلکہ ایک متوازن، بااخلاق اور باکردار شخصیت کی تشکیل ہے۔

صحیح بخاری میں ہمیں واضح مثالیں ملتی ہیں کہ نبی ﷺ نے تربیت میں انفرادی فرق کو تسلیم کیا، رویّوں کی اصلاح کے لیے مثبت ترغیب کو اپنایا، یادداشت کو مضبوط کرنے کے لیے تکرار پر زور دیا، اور بصری و عملی تربیت کے اصول کو اختیار کیا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے تعریف کے ساتھ اصلاح کی حکمت اپنائی اور بچوں کی فطری

صلاحیتوں کی حفاظت پر زور دیا۔ یہ تمام پہلو جدید نفسیات میں بیان کردہ نظریات (پیاجے، اسکنر، بینڈورا، راجرز وغیرہ) سے ہم آہنگ ہیں۔

اس تقابلی مطالعے سے یہ نتیجہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ جدید نفسیات کی تحقیقاتی کاوشیں دراصل ان ہی اصولوں کی سائنسی توثیق ہیں جو نبی کریم ﷺ نے صدیوں پہلے تعلیم وتربیت کے میدان میں بیان فرمائے۔ اسلام نے انسان کی فطرت، ذہنی استعداد اور نفسیاتی تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو تعلیمی وتربیتی اصول پیش کیے، وہ ہر دور کے لیے قابلِ عمل اور رہنما ہیں۔

نتائج اور سفارشات

نتائج (Findings)

اس تحقیقی مطالعے سے درج ذیل نتائج سامنے آئے ہیں:

1. تعلیم میں انسانی نفسیات کا بنیادی لحاظ

صحیح بخاری کی متعدد روایات یہ واضح کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تعلیم وتربیت میں ہمیشہ انسانی فطرت اور نفسیاتی تقاضوں کو مد نظر رکھا۔ یہ پہلو جدید تعلیمی نفسیات کے اصولوں سے ہم آہنگ بلکہ ان سے زیادہ ہمہ گیر ہے۔

2. تدریج اور آسانی کی اہمیت

تعلیم میں تدریج اور سہولت بنیادی اصول ہیں۔ اچانک اور سخت بوجھ ڈالنے کے بجائے مرحلہ وار تربیت متعلم کے لیے زیادہ موزوں ہے۔

3. سوال وجواب اور مکالماتی اسلوب کی افادیت

نبی کریم ﷺ نے سوالات اور مکالمے کے ذریعے متعلمین کی ذہنی صلاحیتوں کو ابھارا۔ یہ اسلوب جدید تعلیمی نظریات میں Critical Thinking اور Inquiry–Based Learning سے مطابقت رکھتا ہے۔

4. انفرادی فرق کا لحاظ

رسول اللہ ﷺ نے ہر فرد کی استعداد اور رجحان کے مطابق تعلیم دی۔ یہ اصول جدید نفسیات کے Individual Differences اور Differentiated Instruction کے نظریات سے ہم آہنگ ہے۔

5. عملی نمونہ کی اہمیت

آپ ﷺ نے عبادات اور اخلاقیات کو عملی نمونے کے ذریعے سکھایا۔ یہ طریقہ جدید Experiential Learning اور Modeling Theory کی عملی تصویر ہے۔

6. جذباتی پہلوؤں کا احترام

صحیح بخاری کی روایات اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ طلبہ کی جذباتی کیفیت، حوصلہ افزائی اور شفقت تعلیمی عمل کا لازمی جزو ہے۔

7. اسلامی تعلیمی ماڈل کی جامعیت

جدید نفسیات میں تعلیم زیادہ تر ذہنی اور سماجی ترقی تک محدود ہے، جبکہ نبوی تعلیمات میں روحانی اور اخلاقی پہلو بھی شامل ہیں، اس طرح اسلامی ماڈل زیادہ جامع (Holistic) اور ہمہ جہت ہے۔

علمی و عملی نتائج (Research Implications)

1. اسلامی تعلیمات کی نفسیاتی بنیاد

اس مطالعے سے واضح ہوا کہ صحیح بخاری کی احادیث میں تعلیم و تربیت کے وہ تمام اصول موجود ہیں جو آج جدید نفسیات میں تحقیق کے ذریعے بیان کیے جاتے ہیں۔ اس سے اسلامی تعلیمات کی نفسیاتی بنیاد مستحکم انداز میں سامنے آتی ہے۔

2. نصابِ تعلیم میں نفسیاتی اصولوں کا انضمام

یہ تحقیق اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ تعلیمی نصاب سازی میں صرف معلومات کی ترسیل پر توجہ نہ دی جائے بلکہ طلبہ کی نفسیاتی ضروریات، انفرادی فرق، اور سیکھنے کے مراحل کو بھی شامل کیا جائے، جیسا کہ نبی ﷺ کی سنت سے رہنمائی ملتی ہے۔

3. اساتذہ کی تربیت میں رہنمائی

اساتذہ کی تربیت کے پروگراموں میں صحیح بخاری کی تعلیمات کو شامل کرنا نہ صرف ان کی تدریسی صلاحیتوں کو نکھارے گا بلکہ انہیں طلبہ کی نفسیات کے ساتھ بہتر طور پر تعامل کرنے کے قابل بنائے گا۔

4. مثبت رویّوں کی تشکیل

جدید نفسیات اور صحیح بخاری دونوں ہی تعلیم و تربیت میں مثبت رویّوں اور حوصلہ افزائی کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ اس پہلو کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تعلیمی اداروں میں Positive Reinforcement کی پالیسی اپنائی جاسکتی ہے۔

5. عملی اور بصری تربیت کا فروغ

اسلامی تعلیمات سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ محض زبانی تعلیم کافی نہیں بلکہ عملی و بصری طریقے زیادہ مؤثر ہیں۔ جدید تعلیمی ماحول میں سیمولیشن، ڈیمانسٹریشن اور پریکٹیکل ورک اس اصول کی عملی شکل ہیں۔

6. فطرتِ انسانی کی مثبت تعبیر

یہ تحقیق یہ پیغام دیتی ہے کہ ہر بچہ فطرتاً پاکیزہ اور صلاحیتوں سے بھرپور پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے والدین، اساتذہ اور معاشرہ اگر مثبت ماحول فراہم کرے تو انسانی شخصیت بہترین انداز میں پروان چڑھ سکتی ہے۔

سفارشات (Recommendations)

1. نصاب سازی میں نفسیاتی پہلوؤں کو شامل کیا جائے

موجودہ تعلیمی نصاب میں صحیح بخاری اور دیگر اسلامی مصادر سے اخذ کردہ نفسیاتی اصولوں کو شامل کیا جانا چاہیے تاکہ طلبہ کی ہمہ جہت نشوونما ممکن ہو۔

2. اساتذہ کی تربیت

معلمین کے تربیتی پروگرامز میں نبوی اسلوبِ تعلیم کو بطورِ ماڈل شامل کیا جائے تاکہ وہ طلبہ کی نفسیاتی ضروریات کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں۔

3. مکالماتی اور عملی تدریس کو فروغ دیا جائے

کلاس روم میں سوال و جواب، مکالمے اور عملی مثالوں کے ذریعے تدریس کو زیادہ مؤثر بنایا جائے۔

4. انفرادی فرق کا احترام

طلبہ کے مختلف رجحانات اور استعداد کے مطابق تدریسی طریقے اپنائے جائیں تاکہ ہر فرد اپنی صلاحیت کے مطابق ترقی کر سکے۔

5. روحانی و اخلاقی تربیت کی شمولیت

جدید تعلیم میں روحانی و اخلاقی پہلو اکثر نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ اسلامی ماڈل کی روشنی میں یہ پہلو نصاب اور تدریس دونوں میں لازمی شامل کیے جائیں۔

6. تعلیمی نفسیات اور اسلامی علوم کا انضمام

جامعات اور مدارس میں ایسے تحقیقی مراکز قائم کیے جائیں جو اسلامی تعلیمات اور جدید نفسیات کے امتزاج پر مزید تحقیق کریں۔

کتابیات(Bibliography)

1. القرآن الکریم۔

2. البخاری، محمد بن اسماعیل. الجامع الصحیح. بیروت: دار ابن کثیر، 1987ء۔

3. ابنِ منظور، لسان العرب، ج12، ص405(بیروت: دار صادر، 1990)۔

4. مجد الدین فیروزآبادی، القاموس المحیط، ج3، ص121 (بیروت: الرسالۃ، 2005)۔

5. لوئس معلوف، المنجد فی اللغۃ والأعلام، ص1350 (بیروت: دار المشرق، 2008)۔

1. Bandura, Albert. Self-Efficacy: Toward a Unifying Theory of Behavioral Change. Stanford: Stanford University Press, 1977.
2. Ebbinghaus, Hermann. Memory: A Contribution to Experimental Psychology. New York: Teachers College, Columbia University, 1913.
3. Kolb, David. Experiential Learning: Experience as the Source of Learning and Development. Englewood Cliffs: Prentice Hall, 1984.
4. Piaget, Jean. The Psychology of Intelligence. London: Routledge, 2001.
5. Rogers, Carl. Freedom to Learn. Columbus, OH: Merrill, 1969.
6. Skinner, B. F. Science and Human Behavior. New York: Macmillan, 1953.
7. Richard Gross, Psychology: The Science of Mind and Behaviour, 7th ed. (London: Hodder Education, 2015), p. 6.